105

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹ — ٹیلیگرافک ایڈریس الفضل — ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بجز جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ — ۲۸ رجب ۱۳۹۰ھ ۔ ۲ اخاء ۱۳۴۹ ہش ۔ ۲ ۔ اکتوبر ۱۹۷۰ء — نمبر ۲۲۵

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

ایبٹ آباد سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے

مقامی احباب کی طرف سے اپنے آقا کا پُر خلوص و پُرتپاک خیر مقدم

حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

ربوہ یکم اخاء ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا قریباً تین ماہ ایبٹ آباد میں قیام فرمانے کے بعد کل ۳۰ ستمبر بروز بدھ ساڑھے سات بجے شام موٹر کار کے ذریعہ بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے ۔ اِس عرصہ میں حضور وقفہ وقفہ سے مختصر قیام کے لئے ربوہ تشریف لاتے رہے تھے ۔ کل شام مقامی احباب نے امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی زیرِ قیادت احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں جمع ہو کر حضور ایدہ اللہ کا پُر خلوص و پُرتپاک خیر مقدم کرنے کی سعادت حاصل کی ۔ حضور ایدہ اللہ اور حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ ۔

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ، محترم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب ، مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری بھی حضور کے ہمراہ ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں ۔

کل نماز مغرب مسجد مبارک میں ادا کرنے کے بعد مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے احاطہ میں آ جمع ہوئے ۔ ساڑھے سات بجے شام جب حضور کی کار احاطہ میں آ کر رُکی تو سب احباب نے بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا ۔ حضور کے موٹر کار سے باہر تشریف لانے پر سب سے پہلے امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے آگے بڑھ کر اور مصافحہ کا شرف حاصل کر کے حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی ۔ بعد ازاں حضور نے جملہ حاضر احباب کو جن میں خاصی تعداد میں بچے بھی شامل تھے باری باری مصافحہ کا شرف عطا فرمایا ۔ اِس کے بعد حضور قصرِ خلافت کے اندر تشریف لے گئے ۔

جامعہ نصرت ربوہ ۵ اکتوبر کو کھل رہا ہے

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد ۵ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو صبح ۸ بجے کھلے گا انشاء اللہ ۔ بورڈرز کو چاہیئے کہ وہ ۴ اکتوبر کی شام کو ہوسٹل میں پہنچ جائیں ۔

(پرنسپل)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

اپنے ایمان اور اعتقاد کو کامل کرو ورنہ کسی کام کا نہ ہوگا

جو اللہ کا بنتا ہے وہ اسے ہر ذلّت سے نجات دیتا اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے

"دیکھو جس طرح تمہارے عام جسمانی حوائج کے پُورا کرنے کے واسطے ایک مناسب اور کافی مقدار کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح تمہاری روحانی حوائج کا حال ہے ۔ کیا تم ایک قطرہ پانی زبان پر رکھ کر پیاس بُجھا سکتے ہو؟ کیا تم ایک ریزہ کھانے کا مُنہ میں ڈال کر بھوک سے نجات حاصل کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں ۔ پس اسی طرح تمہاری روحانی حالت معمولی سی توبہ یا کبھی کبھی ٹوٹی پھوٹی نماز یا روزہ سے سنور نہیں سکتی ۔ روحانی حالت کے سنوارنے اور اس باغ کے پھل کھانے کے لئے بھی تم کو چاہیئے کہ اس باغ کو وقت پر خدا کی جناب میں نمازیں ادا کر کے اپنی آنکھوں کا پانی پہنچاؤ اور اعمالِ صالحہ کے پانی کی نہر سے اس باغ کو سیراب کرو تا وہ ہرا بھرا ہو اور پھلے پھولے اور اِس قابل ہو سکے کہ تم اس سے پھل کھاؤ ۔

یاد رکھو ایمان بغیر اعمال صالحہ کے ادھورا ایمان ہے ۔ کیا وجہ ہے کہ اگر ایمان کامل ہو تو اعمالِ صالحہ سرزد نہ ہوں؟ اپنے ایمان اور اعتقاد کو کامل کرو ورنہ کسی کام کا نہ ہوگا ۔ لوگ اپنے ایمان کو پُورا ایمان تو بناتے نہیں پھر شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں وہ انعامات نہیں ملتے جن کا وعدہ تھا ۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ و من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب ۔ یعنی جو اس کی نظر میں متقی بنتا ہے اس کو خدا تعالیٰ ہر ایک قسم کی تنگی سے نکالتا اور ایسی طرز سے رزق دیتا ہے کہ اُسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ کہاں سے اور کیونکر آتا ہے ۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ برحق ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کا پُورا کرنے والا اور بڑا رحیم کریم ہے ۔ جو اللہ تعالیٰ کا بنتا ہے وہ اُسے ہر ذلّت سے نجات دیتا ۔ اور خود اس کا حافظ و ناصر بن جاتا ہے ۔ مگر وہ جو ایک طرف دعوئی اتّقا کرتے ہیں اور دوسری طرف شاکی ہوتے ہیں کہ ہمیں وہ برکات نہیں ملے ان دونوں میں سے ہم کس کو سچّا کہیں اور کس کو جھوٹا؟ خدا تعالیٰ پر ہم کبھی الزام نہیں لگا سکتے ان اللہ لا یخلف المیعاد ۔ خدا تعالیٰ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا ۔ ہم اس مدعی کو جھوٹا کہیں گے ۔ اصل یہ ہے کہ ان کا تقوٰے یا ان کی اصلاح اس حد تک نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قابلِ وقعت ہو یا وہ خدا کے متقی نہیں ہوتے لوگوں کے متقی اور ریاکار انسان ہوتے ہیں ۔ سو اُن پر بجائے رحمت اور برکت کے لعنت کی مار ہوتی ہے جس سے سرگرداں اور مشکلاتِ دنیا میں مُبتلا رہتے ہیں ۔ خدا تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا ۔ وہ اپنے وعدوں کا پکّا اور سچّا اور پُورا ہے ۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۳ - ۲۴۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۔اخاء ۱۳۴۹ہش

غلبۂ اسلام کا ایک اشد ضروری تقاضا

(۲)

(سلسلہ کے لئے دیکھیے الفضل ۳۰۔تبوک)

پھر اس کے تین ماہ بعد جون ۱۹۶۷ء میں ایک اور خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالٰے نے احبابِ جماعت پر غلبۂ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے نئی نسلوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے انہیں اپنے بچوں کو قرآنی علوم سے آراستہ کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی۔ چنانچہ اِس ضمن میں فرمایا:-

"پس اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے خود بھی قرآن پڑھیں اور اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھائیں۔ خود بھی قرآن کریم کے معنے سیکھیں اور آئندہ نسل کو بھی قرآن کریم کے معنے سکھائیں۔ خود بھی قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کریں (اور بہترین تفسیر اِس وقت ہمارے ہاتھ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تفسیر ہے) اور اپنے بچوں کے دل میں بھی یہ محبت پیدا کریں کہ وہ قرآن کریم کے علوم اور اس کے معارف اور اس کے دلائل اور اس کی برکات سے آگاہ ہوں اور فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔

اِس سلسلہ میں مَیں سمجھتا ہوں کہ احمدی مستورات پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کیونکہ چھوٹے بچوں کی نگرانی کا کام ان کے ذمّہ ہے۔ پھر وہ ماں جو قرآن کریم پڑھنا جانتی ہے مگر اپنے بچے کو پڑھاتی نہیں وہ ایک ظالم ماں ہے۔ اور ہر وہ ماں جو قرآن کریم کے معنے جانتی ہے مگر اپنے بچوں کو وہ معانی نہیں سکھاتی وہ قرآن کریم کی قدر نہیں کر رہی، قرآن کی قدر کو پہچانتی نہیں اور ان روحانی نعمتوں اور برکات سے خود کو بھی محروم کر رہی ہے اور اپنی نسل کو بھی آگے محروم کر رہی ہے۔ اور ہر وہ ماں جس کو اللہ تعالٰی نے اپنے فضل سے قرآن کریم کے اسرارِ روحانی سمجھنے کی توفیق عطا کی ہے اگر وہ ان اسرارِ روحانی کو اپنی نسل میں آگے نہیں چلاتی اس سے بڑھ کر ظلم کرنے والی کوئی ماں نہیں ہے۔"

(الفضل ۱۸۔جولائی ۱۹۶۷ء)

پھر اِسی خطبہ میں حضور ایدہ اللہ نے تمام احمدی مستورات اور تمام عمدی احباب کو اپنے بچوں کے اندر دین کی خاطر قربانیاں کرنے کا جذبہ اور وق پیدا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے بڑے درد کے ساتھ فرمایا:-

"اسّی فیصد بچے جماعت کے ایسے ہیں جو اپنی ذمّہ داری کو نہیں سمجھ رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں اس کی ادائیگی کی طرف بھی متوجہ نہیں ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت کے اسّی فیصدی باپ اور جماعت کی اسّی فیصدی مائیں ایسی ہیں جنہیں یہ احساس ہی نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے بچوں کے لئے خدا کی رضا کی جنّت کو کس طرح پیدا کرنا ہے۔

"کیا آپ اِس بات کو پسند کریں گی اے احمدی بہنو! اور کیا آپ اِس بات کو پسند کریں گے اے احمدی بھائیو! کہ آپ کو تو خدا کی رضا کی جنّت نصیب ہو جائے لیکن آپ کے بچے اس جنّت کے دروازے سے دھتکارے جائیں اور دوزخ کی طرف ان کو بھیج دیا جائے۔ یقیناً آپ میں سے کوئی بھی اِس بات کو پسند نہیں کرے گا۔ جب آپ اِن چیزوں کو پسند نہیں کرتے تو پھر آپ اِن ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیوں نہیں ہوتے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور بچوں کے دلوں میں دین کی راہ میں قربانیاں دینے کا شوق پیدا کریں۔"

(الفضل ۱۸۔جولائی ۱۹۶۷ء)

علاوہ ازیں جون ۱۹۷۰ء کے ہی ایک اور خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے اس امر پر وضاحت سے روشنی ڈالی کہ حضور دنیا میں غلبۂ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے احمدیت کی نئی نسل کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے پر اِس تواتر اور تسلسل سے کیوں زور دے رہے ہیں اور کیوں جماعت کو بار بار بیدار کر رہے ہیں کہ وہ نئی نسل کی تربیت کے بارہ میں ذرّہ بھر بھی غفلت سے کام نہ لے۔ حضور نے پوری جماعت کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا:-

"ایک دن اللہ تعالٰے نے بڑے زور کے ساتھ مجھے اِس طرف متوجہ کیا کہ موجودہ نسل کا جو تیسری نسل احمدیت کی کہلا سکتی ہے صحیح تربیت پانا غلبۂ اسلام کے لئے اشد ضروری ہے۔ یعنی احمدیوں میں سے وہ جو ۲۵ سال کی عمر کے اندر اندر ہیں یا جن کو احمدیت میں داخل ہوئے ابھی پندرہ سال نہیں گزرے اس گروہ کی اگر صحیح تربیت نہ کی گئی تو اُن مقاصد کے حصول میں بڑی رکاوٹیں پیدا ہو جائیں گی جن مقاصد کے حصول کے لئے اللہ تعالٰے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ کی شکل میں دنیا کی طرف مبعوث فرمایا اور جن مقاصد کے حصول کے لئے اللہ تعالٰے نے جماعتِ احمدیہ کو قائم کیا ہے۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالٰے نے میری توجہ اِس طرف پھیری کہ اس گروہ کی تربیت کے لئے جو طریق اختیار کرنے چاہئیں ان کا بیان اُن آیات میں ہے جن کے اُوپر مَیں خطبات دیتا رہا ہوں۔ اور اگر ان مقاصد کو صحیح طور پر سمجھ لیا جائے اور ان کے حصول کی کوشش کی جائے تو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہماری یہ پود صحیح رنگ میں تربیت حاصل کر کے وہ ذمہ داریاں نبھا سکے گی جو ذمہ داریاں عنقریب ان کے کندھوں پر پڑنے والی ہیں کیونکہ میری توجہ کو اس طرف پھیرا گیا تھا کہ آئندہ بیس پچیس سال اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے لئے بڑے ہی اہم اور انقلابی ہیں اور اسلام کے غلبہ کے بڑے سامان اسی زمانہ میں پیدا کئے جائیں گے اور دنیا کثرت سے اسلام میں داخل ہو گی یا اسلام کی طرف متوجہ ہو رہی ہو گی۔ اُس وقت اسی کثرت کے ساتھ ان میں مربّی اور معلّم چاہیئے ہوں گے۔ وہ معلّم اور مربّی جماعت کہاں سے لانے گی اگر آج اس کی فکر نہ کی گئی۔ اِس لئے اس کی فکر کرو اور ان مقاصد کو سامنے رکھو جو اِن آیات میں بیان ہوئے ہیں۔ اور ان مقاصد کے حصول کے لئے جس رنگ کی تربیت کی ضرورت ہے اللہ تعالٰی کے کلامِ پاک کی روشنی میں اُسی قسم کی تربیت اپنے نوجوانوں کو دو تا جب وقت آئے تو کثرت سے ان میں سے اسلام کے لئے بطور مربّی اور معلّم کے زندگیاں وقف کرنے والے موجود ہوں تا وہ مقصد پورا ہو جائے کہ تمام بنی نوعِ انسان کو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ جمع کر دیا جائے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۶۔جون ۱۹۶۷ء مطبوعہ الفضل ۲۵۔جون ۱۹۷۰ء)

الغرض اپنی اولادوں کی صحیح اسلامی رنگ میں تربیت کرنا اور ان میں قربانی و ایثار اور فدائیت کا جذبہ پیدا کر کے انہیں حقیقی معنوں میں مجاہد فی سبیل اللہ بنانا تاکہ وہ اپنے کندھوں پر پڑنے والی عظیم ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرنے کے قابل بن سکیں غلبۂ اسلام کا ایک اشد ضروری تقاضا ہے۔ اس تقاضا کو پورا کئے بغیر ہم اپنی ذمہ داریوں سے پورے طور پر سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالٰی ہمیں حضور ایدہ اللہ کے اِن ارشادات کی اہمیت کو سمجھنے اور ان پر بدل و جان عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم غلبۂ اسلام کے اِس نہایت اہم تقاضا کو پورا کرنے والے ثابت ہو کر عنداللہ سرخرو قرار پا سکیں۔ آمین۔

کینیا (مشرقی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

ممباسہ اور ٹاویٹا کے علاقوں کا کامیاب تربیتی و تبلیغی دورہ

(مکرم مولوی بشیر احمد صاحب اختر مبلغ ٹاویٹا۔ کینیا)

مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب رفیق مبلغ انچارج کینیا مشن ماہ ہجرت ۱۳۴۹ ہش کے آخری ہفتہ میں ممباسہ اور ٹاویٹا کے تبلیغی و تربیتی دورے پر روانہ ہوئے۔ ممباسہ میں آپ نے ۲۹؍ہجرت سے ۳؍احسان تک قیام کیا۔ اس کے دوران آپ نے ممباسہ اور قریبی مقامات میں تقاریر اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا۔ اس علاقہ میں ہمارے مبلغ مکرم احمد شمشیر صاحب سوکیہ متعین ہیں جو جزیرہ مارشس کے رہنے والے ہیں۔ اور بڑی تندہی سے فریضۂ تبلیغ بجا لا رہے ہیں۔

۲۹؍ہجرت کو جمعہ تھا۔ رفیق صاحب نے خطبہ میں اسلامی اذان کی حکمت بیان کی اسی روز بعد دوپہر آپ مکرم سوکیہ صاحب کے ہمراہ نیو ایرا (New Era) سیکنڈری سکول گئے۔ سوکیہ صاحب اس سکول میں ہر جمعہ مسلم طلباء کو دینیات پڑھاتے ہیں۔ رفیق صاحب نے طلباء کو خطاب کیا جس میں آپ نے کفن مسیح کے بارہ میں سائنسی تحقیق پر روشنی ڈالی۔ بعد میں طلباء کے سوالوں کے جواب دیئے۔ ازاں بعد آپ ممباسہ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ میں گئے اور طلباء کو اخبارات دیئے۔

اگلے دن آپ ریلوے کسٹم آفس گئے۔ افسر انچارج ایک عرب احمدی نوجوان مسٹر حسین صالح حفیظ ہیں۔ یہ بہت مخلص احمدی ہیں۔ وہاں کئی افراد سے ملاقات اور تبلیغی گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ ان سب کو لٹریچر دیا گیا۔ اسی روز شام کو جماعتِ احمدیہ ممباسہ نے دعوتِ عصرانہ کا انتظام کیا۔ جس میں پچاس غیر از جماعت افراد بھی شامل ہوئے۔ ان میں عرب، افریقن اور ایشین تھے۔ سب سے پہلے نماز عصر ادا کی گئی جس میں سب حاضرین شریک ہوئے۔ چائے سے قبل رفیق صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا جس میں آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں صداقتِ احمدیت ثابت کی۔ سب لوگ ہمہ تن گوش تھے۔ تقریر کے بعد آپ نے حاضرین کے متعدد سوالوں کے جواب دیئے۔

بروز اتوار مالنڈی کا پروگرام تھا۔ یہ جگہ ممباسہ سے قریباً اسّی میل کے فاصلہ پر ساحلِ سمندر پر واقع ہے۔ مبلغین کے علاوہ احبابِ جماعت بھی اس پروگرام میں شریک ہوئے۔ احمدی نوجوان ٹاؤن میں تبلیغ کرتے رہے۔ صرف ایک گھنٹے کی قلیل مدت میں ۴۷ شلنگ کا لٹریچر فروخت ہوا۔

سوموار کو احمدی احباب کے گھروں پر جا کر ان سے ملاقات کی۔ علاوہ ازیں آپ لیکونی سکول آف بلائینڈز میں گئے وہاں مسلم طلباء بھی زیر تعلیم ہیں جنہیں ہمارے ایک احمدی دوست مکرم تسلیم عقیف صاحب بڑی محنت سے پڑھاتے ہیں۔ آپ نہایت مخلص اور جوشیلے احمدی ہیں رفیق صاحب نے طلباء کو خطاب کیا جس میں آپ نے خاص طور پر علم کی اہمیت اور اس کے حصول پر زور دیا۔ بعد میں ان کے متعدد سوالات کے جوابات دیئے۔

منگل مورخہ ۲؍احسان کو آپ سوکیہ صاحب کے ہمراہ سرکاری دفاتر میں گئے اور افسران و دیگر کارکنان کو تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ سب ہماری تبلیغی مساعی کے مداح نظر آئے۔ ان میں OLD PORT کے ایک مسلم کسٹم آفیسر ہیں جنہوں نے ہماری انگریزی تفسیر القرآن کا مکمل سیٹ خریدا ہوا ہے۔

بدھ کو کوالے جانے کا پروگرام تھا یہ جگہ ممباسہ ٹاؤن سے ۲۵؍میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس جگہ ایک گورنمنٹ سیکنڈری سکول ہے جہاں ہمارے مشن کو مسلم طلباء کو دینیات پڑھانے کی اجازت ملی ہے گزشتہ سال سے مکرم سوکیہ صاحب یہ فریضہ بجا لا رہے ہیں۔ باقاعدگی سے آپ ہفتہ میں دو دفعہ پڑھانے جاتے ہیں۔ ان طلباء میں سے بعض نے بیعت بھی کی ہے۔ فالحمد للہ۔

رفیق صاحب نے اس سکول میں احمدیت پر دو تقاریر کیں۔ بعدہ طلباء کے سوالوں کے جواب دیئے۔ طلباء نے تقاریر میں بہت دلچسپی لی۔ دوپہر کا کھانا وہاں کے ایک احمدی دوست مکرم علی ورا کا صاحب کے ہاں تھا۔ کھانے پر ڈسٹرکٹ آفیسر بھی مدعو تھے۔ ان سے مذہبی گفتگو ہوئی۔ اسی روز عصر کے وقت گولینی سکول میں عصرانہ کا انتظام تھا جس میں آپ نے اسلام کی صداقت پر تقریر کی۔ اس اجلاس کی صدارت ڈسٹرکٹ آفیسر نے کی۔ حاضرین آپ کے اس خطاب سے بہت متاثر ہوئے۔ اس تقریب میں سکول کی اونچی کلاسوں کے طلباء، سٹاف ممبران اور بعض سرکاری افسران بھی مدعو تھے۔

ممباسہ قیام کے دوران ایک روز سیف بن سالم لائبریری کے چیف لائبریرین کو محترم وکیل التبشیر صاحب کی طرف سے انگریزی ترجمۃ القرآن اور بعض دیگر کتب پیش کیں جو انہوں نے بخوشی قبول کیں۔ اس لائبریری میں ہمارے دونوں اخبار "ایسٹ افریقن ٹائمز" اور "ماپینزی یا مونگو" باقاعدگی سے آتے ہیں۔

ممباسہ کے ہفتہ بھر کے کامیاب دورہ کے بعد رفیق صاحب سوکیہ صاحب کے ہمراہ ٹاویٹا کے دورہ پر روانہ ہوئے ٹاویٹا ممباسہ سے ۱۷۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس علاقہ میں ہماری دو جماعتیں ہیں۔

آپ مورخہ ۴؍احسان کی شام کو ٹاویٹا پہنچے۔ مورخہ ۵؍احسان کو کیٹوبو کی احمدی جماعت میں جمعہ پڑھایا۔ نماز جمعہ کے بعد جماعت کے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ سب احباب نے مل کر کھانا کھایا۔ اس کے بعد مبلغین ہر احمدی کے گھر پہنچے جس سے افریقن احمدی احباب بہت خوش ہوئے۔ دو احمدی دوست دوسری جماعت کیٹوگوٹو سے نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے کیٹوبو پہنچے۔

مورخہ ۶؍ اور ۷؍احسان کو اس علاقہ کی احمدی جماعتوں کیٹوبو اور کیٹوگوٹو کا اجتماعی جلسہ ایلڈورو کے مقام پر ہوا جہاں ہماری پختہ مسجد اور مبلغ کا مکان موجود ہے۔ زیر تعمیر مسجد کے اندر ہی ہمارا جلسہ منعقد ہوا۔ مبلغین کے علاوہ احبابِ جماعت نے بھی تقاریر کیں اور سواحیلی میں نظمیں پڑھیں۔ حاضرین میں چند غیر احمدی و عیسائی افراد بھی تھے۔ خدا کے فضل سے جلسہ کے دوران بڑا روحانی اور پُرکیف سماں تھا۔ کیٹوبو سے بھی جو ایلڈورو سے دس میل کے فاصلہ پر ہے احبابِ جماعت سائیکلوں پر آئے۔ ایک احمدی دوست ۲۵ میل سے آئے۔ کیٹوگوٹو جماعت کے عہدیداران کا انتخاب بھی ہوا۔ جلسہ کے بعد سب احباب نے مل کر کھانا کھایا۔ پھر رفیق صاحب دیگر مبلغین کی معیت میں مختلف احمدی احباب کے گھروں میں تشریف لے گئے۔ ہر احمدی خوش و خرم تھا۔

۸؍تاریخ بروز سوموار ٹاویٹا سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر زیوانی جانے کا پروگرام تھا۔ وہاں ایک پرائمری سکول ہے جہاں ہمارے ایک احمدی دوست مسٹر رمفانی محمد صاحب ہر جمعہ مسلم طلباء کو پڑھاتے ہیں۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر نے اپنے سکول میں تقریر کا انتظام کیا۔ چنانچہ رفیق صاحب نے چھٹی اور ساتویں کلاسوں کے قریباً اسّی طلبہ کو خطاب کیا۔ بعد میں سوالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ ہیڈ ماسٹر نے نصف گھنٹہ تقریر کے لئے دیا تھا لیکن پروگرام کی دلچسپی کے باعث انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ کو جاری رکھا جائے۔ چنانچہ ڈیڑھ گھنٹہ پروگرام جاری رہا۔ یہاں تک کہ چھٹی کی گھنٹی بج گئی۔

واپس ممباسہ جاتے ہوئے رستہ میں Wundanyi اور Mwatate بھی تشریف لے گئے۔ Wundanyi میں ہمارے ایک احمدی دوست مسٹر Ali Mwinji ہیں جو ڈسٹرکٹ کمشنر کے دفتر میں کام کرتے ہیں۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ انہیں کے ہاں نمازیں ادا کیں۔ اس کے بعد وہاں کے ہائی سکول گئے۔ ہیڈ ماسٹر بڑے تپاک سے ملا۔ طلبہ Mwatate ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر اور بعض مسلم اساتذہ سے بھی ملاقات ہوئی۔ ہم سے مل کر وہ بہت خوش ہوئے۔ ان سب کو اخبارات دیئے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دورہ نہایت کامیاب رہا +

درخواستِ دعا

میری اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بعارضہ بندشِ پیشاب بیمار ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے عاجزانہ التماس ہے کہ ان کی شفاء کاملہ کے لئے دعا فرمائیں کہ شافی مطلق انہیں جلد از جلد شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

خاکسار محمد الدین

لائبریرین علمدار حسین اسلامیہ کالج

ملتان

تربیتِ اولاد کے متعلق
حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے چند اہم ارشادات

(از محمد انور حق صاحب ابن محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا ۔ یعنی اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے والدین کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جہاں تم اپنے آپ کو آگ سے بچانا چاہتے ہو وہاں تم پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ اپنے بچوں کو بھی اس آگ سے بچاؤ۔ اور یہ اسی طرح ممکن ہے کہ والدین اپنی اولاد کی اچھے رنگ میں تربیت کریں اور ان کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکام پر عمل کرانے کی کوشش کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ احبابِ جماعت کو تربیتِ اولاد کے متعلق تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"لوگ عموماً سمجھ لیتے ہیں کہ جب ہم اچھے ہیں تو لازماً ہماری اولاد بھی قیامت تک اچھی ہی رہے گی۔ اور اس وجہ سے وہ اُن کی نیک تربیت اور دینی تعلیم سے غافل ہو جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی آئندہ نسلیں بالکل تباہ ہو جاتی ہیں۔ دنیا میں تمام تباہیاں اور بربادیاں اسی وجہ سے ہوتی ہیں کہ لوگوں نے یہ خیال کر لیا کہ جب ہم اچھے ہیں تو لازماً ہماری اولاد بھی اچھی ہی رہے گی۔"
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ر ستمبر ۱۹۵۸ء)

بچوں کو بھی نماز پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اس کے متعلق حضور نے فرمایا:۔

"نماز باجماعت کی عادت ڈالو۔ اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ۔ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے۔ مجھے اپنی زندگی میں اتنے لوگوں سے ملنے اور مختلف حالات کی جانچ پڑتال کا موقع ملا ہے اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میری طبیعت کو ایسا حساس بنایا ہے کہ سَو سال کی عمر پانے والے بھی اپنی عمر کے تجربوں کے بعد دنیا کی اونچ نیچ اور اچھے بُرے کو اتنا محسوس نہیں کر سکتے جتنا میں محسوس کرتا ہوں۔ اور میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے۔ اگر میں اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ کی پوری پوری تشریح نہ کر سکوں تو میں اپنا قصور سمجھوں گا ورنہ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اسکی اصلاح کا موقع ہاتھ سے نہیں گیا۔ ایک شمّہ بھر اور ایک رائی کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا کوئی موقع نہ رہے خواہ وہ کتنا ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو۔ نیکی کے متعلق نماز مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمالی کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے۔ اور وہ ضائع نہیں ہوتا اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقع ہے مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔۔۔۔۔ بڑا آدمی اگر خود نماز باجماعت نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے۔ مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے قاتل ہیں۔ اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آسکتا کہ یہ کہا جا سکے کہ انکی اصلاح ناممکن ہے۔ اور وہ قابلِ علاج نہیں رہے۔"
(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۳ منقول از الفضل ۵ر مئی ۱۹۶۸ء)

"آوارگی بچپن میں پیدا ہوتی ہے اور یہ سب بیماریوں کی جڑھ ہے۔ اس کی بڑی ذمہ داری والدین اور استادوں پر ہوتی ہے۔ یہ بہت حماقت کی بات ہے کہ بچوں کو چھوٹا سمجھ کر انہیں آوارہ ہونے دیا جاتا ہے۔"
(الفضل ۲۲ر اپریل ۱۹۳۸ء)

"وہی قوم زندہ سمجھی جا سکتی ہے جس کی آنے والی پود زیادہ عزم والی ہوتی ہے جس کی آنے والی پود زیادہ قربانی کرنے والی ہوتی ہے جسکی قوم نظم پر قائم ہوتی ہے۔ اور روحانیت کو حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔"
(الفضل ۳۰ر اکتوبر ۱۹۵۰ء)

حضور رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا ارشادات سے واضح ہو جاتا ہے کہ والدین پر تربیتِ اولاد کے سلسلہ میں کتنی بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ بڑے ہی خوش نصیب ہیں وہ والدین جن کے بچے اسلام کے بتائے ہوئے احکام پر عمل کرتے ہیں۔ اور مقامِ افسوس ہے اُن والدین کے لئے جو اپنے بچوں کی تربیت میں کوتاہی کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضورؓ کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثمّ آمین

ضروری اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ

۱۔ ہمارا تیرھواں سالانہ اجتماع امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ ۱۶-۱۷-۱۸ر اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ اس میں ہر لجنہ سے کسی نہ کسی نمائندہ کا شامل ہونا نہایت ضروری ہے۔

۲۔ سالانہ اجتماع کا چندہ ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے وصول کر کے فوری طور پر بھجوا دیں۔

۳۔ اگر کسی لجنہ کے پاس کوئی جمع شدہ رقوم ہوں تو وہ بھی فوری طور پر بھجوا دیں کیونکہ اس سال کی آمد کا حساب ۳۰ر ستمبر کو بند کر دیا جائے گا۔

۴۔ جو مستورات اجتماع پر شرکت کے لئے آئیں وہ اپنے ساتھ مقامی صدر لجنہ کی تصدیق ضرور لائیں۔ ورنہ اُن کے قیام و طعام کی ذمہ دار لجنہ مرکزیہ نہیں ہوگی۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

مولوی حیات محمد صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

(از چوہدری نذر محمد صاحب منڈی خانیوال)

الفضل مورخہ ۹/۷ میں میرے خسر مولوی حیات محمد صاحب مرحوم کی وفات کی خبر شائع ہو چکی ہے۔

مرحوم مورخہ ۳/۲۳ اپنے آبائی گاؤں دھیرکے کلاں ضلع گجرات میں تقریباً ۸۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شادی سے قبل تقریباً ۱۸ سال کی عمر میں ۱۹۰۴ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر قادیان حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوئے۔ حضرت حافظ غلام رسول صاحب رضی اللہ عنہ وزیرآبادی جو سلسلہ کے نامور عالم اور بزرگ تھے ان کی نیک صحبت اور تبلیغ سے آپ احمدیت میں داخل ہوئے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنے حقیقی بھائیوں کی طرف سے بہت تکالیف اٹھانا پڑیں لیکن مرحوم بہت صابر اور شاکر انسان تھے شروع سے ہی عبادت گزار اور دعا گو تھے۔ شدت کی گرمی میں پورے روزے رکھ کر گندم کی کٹائی اور گہائی کا کام نہایت خوش اسلوبی سے ادا کرتے حتی الامکان نماز باجماعت ادا کرتے نماز تہجد اور نماز اشراق کی بھی پابندی کرتے۔ اور یہ سلسلہ جب تک صحت رہی جاری رہا۔ مسجد سے اس قدر محبت تھی کہ آخری ایام میں جب فالج کی بیماری سے صاحب فراش تھے تو ہر وقت یہی خواہش کرتے کہ کسی طرح میں مسجد جا کر نماز ادا کر سکوں۔ کم کھانا کم سونا اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنا اور دعائیں کرنا۔ مرحوم کا معمول تھا۔ پرائمری تک تعلیم تھی۔ لیکن قادیان اور لاہور میں تقریباً ۲۵ سال درس قرآن وحدیث درس کتب حضرت مسیح موعود اور علما سلسلہ کی صحبت۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی مجالس میں حاضری کے باعث مرحوم کو کتب سلسلہ میں اپنے معیار کے مطابق وسیع عبور تھا اور حوالے زبانی یاد تھے۔ کئی دفعہ یہ عاجز قرآن مجید تلاوت کرتا اور مرحوم سن کر فوراً کہتے کہ یہ فلاں واقعہ ہے اور فلاں سورۃ اور فلاں سیپارہ میں ہے۔ تفسیر کبیر کے کئی حوالہ جات زبانی یاد تھے۔ مرحوم کو پاکستان۔ ہندوستان کے بہت سے احمدی احباب ذاتی طور پر جانتے تھے۔ کیونکہ مرحوم نے تقریباً ۳۵ سال مسجد احمدیہ دہلی دروازہ لاہور میں بطور نقیب اور خادم کے گزارے اور مسجد دہلی دروازہ لاہور کو ایک لحاظ سے مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ ملک کے گوشہ گوشہ سے احمدی احباب وہاں آکر ٹھہرتے ان کے طعام قیام کے انتظام میں مرحوم نہایت مخلصانہ طریقہ سے حصہ لیتے تھے احباب کی امانتیں چندوں کی وصولی اجلاس کی اطلاع عیدین کے موقع پر انتظام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی آمد کے موقع پر انتظام دعوتوں کی اطلاع وغیرہ ان سب کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم کو حضرت قریشی محمد حسین صاحب مرحوم مفرح عنبری والے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائی کورٹ اور دیگر نائب امراء کے ساتھ ان کے اپنے دور میں بڑی دیانتداری اور وفاداری کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا۔

مرحوم لاہور کے احباب اور ان کے بچوں وغیرہ میں اس طرح گھل مل گئے تھے کہ جس گھر میں جاتے اس گھر کا فرد معلوم ہوتے تھے اور ہر گھر مرحوم کو اپنا آدمی خیال کرتا۔ گھروں میں مستورات دعا کے لئے ملتیں اور مشورہ لیتی تھیں۔ رشتہ ناطہ کے بارے میں مرحوم کا مشورہ بہت صائب ہوتا تھا۔ یادداشت کا یہ عالم تھا کہ لاہور کے اکثر احباب کے بچوں۔ بچوں۔ پوتوں نواسوں اور ان کی تعلیم ملازمت۔ جائے ملازمت اور یہ کہ ان کی کہاں کہاں شادیاں ہوئی ہیں۔ یہ سب کوائف مرحوم کو یاد رہتے۔ کبھی قادیان جاتے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور تمام صاحبزادگان کو فرداً فرداً ملتے اور اس میں فخر محسوس کرتے۔ حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہوتے تاکہ کوئی

خدمت کا موقع مل جائے

ایک دفعہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مرحوم کو ڈلیوں کے اچار کے لئے ارشاد فرمایا۔ مرحوم اچار ایک مٹی کے برتن میں لے کر قادیان حاضر ہوئے۔ لیکن بدقسمتی سے ریتی چھلہ سے گزرتے ہوئے برتن گر کر ٹوٹ گیا۔ اچار ریت میں لت پت ہو گیا۔ مرحوم نے اوپر اوپر سے اٹھا لیا اور حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اچار کا واقعہ سنایا حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے نہایت شفقت اور پیار سے وہ اچار لے لیا اور فرمایا کہ مولوی صاحب آپ نے ریت میں ملا ہوا سب اچار اٹھا کر لے آنا تھا مجھے وہ بھی منظور تھا۔" اللہ اللہ کتنے پیارے اور دل کو کھینچ لینے والے الفاظ تھے جو مرحوم نے اپنے کانوں سے سنے مرحوم یہ واقعہ سنا کر بہت لذت اٹھاتے تھے۔ دہلی دروازہ لاہور کے محلہ کے غیر احمدی بھی مرحوم کی نیک عادات اور حسن سلوک سے متاثر تھے۔ جماعتی کاموں کے سلسلے میں لاہور کے تمام دور دور کے حلقہ جات مثلاً مغلپورہ۔ ماڈل ٹاؤن۔ اچھرہ۔ مسلم ٹاؤن۔ لاہور چھاؤنی باداسی باغ وغیرہ تک جانا پڑتا تھا۔ اکثر پیدل چل کر شام کو اپنے کام کو سر انجام دے کر واپس مسجد میں پہنچ جایا کرتے تھے۔

عیدین کے موقعہ پر منٹو پارک میں راتوں رات میں خوش اسلوبی سے انتظام فرماتے اور عیدین کے دن بھی شام تک سامان وغیرہ واپس لانے اور کرایہ کے سامان کو جمع کرانے میں مشغول رہتے۔ کھانے وغیرہ کی ہرگز پرواہ نہ کرتے۔ مرحوم کو یہ کوشش ہوتی کہ پیٹ زیادہ کبھی نہ بھرے اور یہ عاجز ذاتی طور پر گواہ ہے کہ مرحوم نے ساری زندگی میں شاید ہی پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہو۔ فرماتے زیادہ کھانے سے رات کو تہجد میں نیند آتی ہے۔ اور نفس سوار ہو جاتا ہے۔ مرحوم نے صحیح معنوں میں نفس کو مارا ہوا تھا۔ عاجز نے کئی دفعہ دیکھا کہ جب گھر کے لوگ سو جاتے تو مرحوم نوافل ادا کرنے شروع کر دیتے اور گھنٹوں کھڑے رہتے بعض دفعہ باہر نکل کر کھلے آسمان کے نیچے دونوں ہاتھ اٹھا کر رو رو کر دعائیں کرتے۔ کھانے کے بعد اپنی روٹی میں سے گھی والا حصہ چڑیوں اور کوؤں وغیرہ کو ڈال دیتے تھے۔

ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد جب کبھی لاہور آتے تو مسجد دہلی دروازہ میں قیام پسند کرتے اور بار بار فرماتے کہ جو لطف مسجد میں ہے وہ گھر میں نہیں لاہور کے احباب کی خواہش ہوتی کہ مرحوم ان کے گھروں میں قیام کریں لیکن مرحوم تو مسجد کے

ایک واقعہ:۔ لاہور میں ملازمت کے دوران ایک دفعہ مرحوم قادیان تشریف لے گئے واپسی پر حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ مولوی صاحب جاتے ہوئے کچھ کاغذات جو اشتہار یا پمفلٹ کی صورت میں تھے لاہور لیتے جائیں۔ مرحوم نے دیکھا کہ گاڑی کا وقت قریب ہے اور کاغذات ابھی تیار نہیں ہوئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا۔ "حضور گاڑی ملنی مشکل ہے کام بہت باقی ہے اور وقت ہو گیا ہے۔ حضور فرمانے لگے "مولوی صاحب گاڑی پر بٹھانا ہمارا کام ہے آپ فکر نہ کریں" جب کاغذات تیار ہوئے تو گاڑی کا وقت گزر چکا تھا اور دیر ہو گئی تھی لیکن مرحوم فرماتے کہ میں اسٹیشن کی طرف چل پڑا جب اسٹیشن پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ گاڑی ابھی آئی ہی نہیں انجن راستے میں فیل ہو گیا ہے سبحان اللہ پیارے آقا کے منہ سے نکلنے والے الفاظ اللہ تعالیٰ نے کیسے پورے کئے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات عطا فرمائے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

ھو الشافی
عورتوں کی خاص ادویات
لیکورین۔ لیکوریا (سیلان الرحم) کی کامیاب دوا قیمت -/۴ روپے صرف۔ سٹریلیٹی کیور اولاد کی طاقت کی چار خوراکوں (سفوف) اور مائع ٹانک پر مشتمل لیکورین بانجھ پن کا کامیاب ترین علاج ثابت ہوا ہے۔ قیمت فی کورس -/۲۰ منسلین نمبر ۱ خون ایام کی کمی رکاوٹ اور درد کیلئے -/۴ منسلین نمبر ۲ خون ایام کی زیادتی کا علاج -/۳
پیشکردہ:۔ لیکوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۵۴ کمرشل بلڈنگ شارع قائد اعظم لاہور
تقسیم کنندگان:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

زد جام عشق حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ترتیب دیا ہوا نسخہ قیمت -۶۰ گولی بیس روپے
جو اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کے لئے لاجواب ہے نیز مردانہ طاقت میں بے مثال ہے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں عارضی طور پر تقریباً دو ماہ کے لئے ایک ایم بی بی ایس لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو میٹرنٹی اور عورتوں کے شعبے کا کام سنبھال سکیں۔ تنخواہ گورنمنٹ کے سکیل کے مطابق دی جائے گی۔ کام کرنے کی خواہشمند ڈاکٹر فوری طور پر درخواست بھجوا دیں۔

ڈاکٹر لطیف احمد قریشی ایم آر سی پی
فضل عمر ہسپتال ربوہ

تحریک جدید کا سال ختم ہونے کو ہے

ایفائے عہد کیلئے ہر ممکن کوشش اور دعا سے کام لیا جائے

امسال اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کے لئے پاکستانی جماعتوں نے چھ لاکھ دس ہزار روپیہ فراہم کرنا ہے ۵ ماہ تبوک (ستمبر ۱۹۵۹ء) تک یعنی تقریباً گیارہ ماہ کے عرصہ میں تین لاکھ پینتیس ہزار روپیہ مرکز میں پہنچا ہے جو مطلوبہ رقم کے نصف سے کچھ زیادہ ہے۔ اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ بقیہ رقم کی وصولی کے لئے کتنا عرصہ لگے گا؟

دفتر کے عام اصول کے تحت تو بقیہ رقم کی وصولی کے لئے مزید دس ماہ درکار ہوں گے۔ مگر یہ جواب بہت ہی فکر انگیز ہے۔

سال ختم ہونے میں ایک مہینہ باقی رہ گیا ہے۔ مبلغین کرام کو اگر چندہ کی رفتار کے پیش نظر دس ماہ تک امداد بھجوانا ملتوی کر دیا جائے تو کیا وہ اپنے فرائض سر انجام دینے کے قابل رہیں گے۔ اور پھر اس سے بھی بڑی بات یہ قابل غور ہے کہ اگر ہم نے وقت کے اندر ایفاء عہد نہ کیا تو کیا ہم اپنے محبوب حقیقی کو منہ دکھانے کے قابل رہیں گے؟

پس مذکورہ بالا اہم سوال کا جواب یہ ہونا چاہیئے کہ بقیہ نصف کے قریب چندہ بقیہ مہلت یعنی ۳۱ اخاء (اکتوبر) کے اندر اندر ہی مرکز میں پہنچنا چاہیئے۔ یہ امر حسابی اعتبار سے محال معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ نسخہ مدنظر رکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کا فضل یقیناً شامل حال ہوگا۔ ع

اے جنوں کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ھوالشافی

مقویات TONICS

جنرل ٹانک: دماغی اور اعصابی کمزوری کا دور یا گھبراہٹ تفکرات اور کثرت پیشاب وغیرہ میں مبتلا لوگوں کے لئے اکسیر ہے۔ پیکنگ: ۲/- اور ۲/۲۵ روپے

سپیشل ٹانک: دماغی و جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ چہرہ کی زردی۔ کمی خون جگر اور کانوں میں شائیں شائیں وغیرہ کے لئے بہترین ٹانک ہے۔ پیکنگ ۱/۵۰ اور ۲/۷۵

برین ٹانک: دماغی تھکاوٹ۔ حافظہ کی کمزوری کے لئے ۱/۳ روپے

سپیشل کورس: مردوں کی ہر قسم کی کمزوری کا علاج ۱۰/- روپے

پیکنگ دیکھو ہومیوپیتھک کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کرشن نگر بلڈنگ ...

تقسیم کنندگان ڈاکٹر دہلی ہومیو اینڈ بائیوکیمک گولبازار ربوہ

دعائے نعم البدل

مورخہ ۱۹/۹ رات دس بجے اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو بچہ عنایت فرمایا تھا مگر چند سیکنڈ بعد اللہ تعالیٰ کو پیارا ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر کی توفیق دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

سعید احمد ڈسپنسر تحصیل ڈسپنسری میس آباد
ضلع تھرپارکر۔ (صوبہ سندھ)

پنجاب یونیورسٹی کا شعبہ فارمیسی

شعبہ فارمیسی پنجاب یونیورسٹی کا ایک اہم شعبہ ہے۔ جس میں دو قسم کے کورس ہیں۔

(۱) بی۔ فارمیسی۔ (تین سالہ کورس) یہ کورس F.Sc اور B.Sc کے بعد۔

(۲) ایم۔ فارمیسی (دو سالہ کورس) یہ کورس B. Pharm کے بعد ہوتا ہے

آجکل اس شعبہ کے سربراہ پروفیسر ڈاکٹر محمد امین صاحب ہیں۔ پہلے یہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ملحق تھا لیکن ۱۹۵۹ء میں پنجاب یونیورسٹی میں منتقل ہو گیا۔

طریق داخلہ:۔ بی۔ فارمیسی IST پروفیشن میں ۳۵ سیٹیں ہیں یہ داخلہ قابلیت کے معیار پر ہوتا ہے۔

(۱) B.Sc. جنہوں نے F.Sc. Medical کے ساتھ پاس کیا ہو اس میں صرف دو طالبات داخل ہو سکتی ہیں ...... (۲۲ سیٹ)

(ب) F.Sc پری میڈیکل۔ اس میں بھی صرف دو طالبات داخل ہو سکتی ہیں .... (۱۳) سیٹ

اس کے علاوہ کچھ سیٹیں ریزرو ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

(A) بیرونی طلباء .... (۴ سیٹ)

(B) ترقی پذیر علاقہ (آزاد کشمیر) (۱ سیٹ)

(C) افواج پاکستان (شہیدوں کے بیٹے یا جو اہم ڈیوٹی پر متعین ہیں) (۱ سیٹ)

(D) اساتذہ شعبہ فارمیسی کے حقیقی بیٹے یا بیٹیاں ... (۱ سیٹ)

(E) فارمیسی گریجویٹ کے حقیقی بیٹے یا بیٹیاں ... (۱ سیٹ)

(F) پنجاب یونیورسٹی Employees .... (۱ سیٹ) (جس کا فیصلہ سنڈیکیٹ کرے گی)

(G) پنجاب فارماسیوٹیکل مینوفیکچرز ایسوسی ایشن کے ممبروں کے بیٹے بیٹیاں ...... (۱ سیٹ)

داخلہ فارم ارسال کرنے کی آخری تاریخ دس اکتوبر ہے

داخلہ فارم شعبہ فارمیسی پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ جو طلباء داخلے کے قابل سمجھے جائیں گے۔ ان کا ایک تحریری امتحان ہوگا جو کسی حد تک باٹنی اور کیمسٹری پر مشتمل ہوگا۔ اس کے ۱۰۰ نمبر ہوں گے۔ حاصل کردہ نمبر F.Sc کے نمبروں میں خاص طریقے سے جمع کر دئے جائیں گے۔ پھر اس کے بعد انٹرویو ہوگا۔

ہاسٹل کی سہولتیں:۔ پنجاب یونیورسٹی اولڈ کیمپس کے ساتھ تین ہاسٹل منسلک ہیں۔

۱۔ مجیٹھہ ہال (۲) کریسنٹ ہاسٹل (۳) نیو کیمپس ہاسٹل

سکالرشپ:۔ گورنمنٹ سکالرشپ کے علاوہ یونیورسٹی کی طرف سے بھی بعض طلباء کو گرانٹ وغیرہ دی جاتی ہے تقریباً ۱/۳ طلبہ کو فیس معافی کی سہولتیں بھی دی جاتی ہیں۔

شعبہ فارمیسی کے طلباء سہگل فاؤنڈیشن اور داؤد فاؤنڈیشن سے بھی وظائف حاصل کر سکتے ہیں۔

داخلہ کے وقت تقریباً ۳۰۰/- روپے کی رقم (فیس داخلہ اور دو ماہ کی فیس) حبیب بنک میں داخل کروانا ہوتی ہے۔ ہاسٹل کے اخراجات ۱۵۰/- روپے کے لگ بھگ ہیں۔ جو احمدی نوجوان امسال ایف ایس سی (پری میڈیکل) میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ وہ اس میں داخل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

(خاکسار مجیب اللہ خان ۶/۱۲ دار الرحمت وسطی ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

صدر ناصر کے آخری لمحات

قاہرہ ۲۹ ستمبر صدر ناصر کی وفات کے بارے میں سرکاری اعلان میں بتایا گیا کہ جب صدر ناصر کویت کے امیر کو قاہرہ کے ہوائی اڈہ پر الوداع کہہ رہے تھے تو انہوں نے اچانک سر گرانی اور نقاہت کی شکایت کی اور اس کے ساتھ ہی پسینہ میں شرابور ہو گئے اس کے بعد صدر جدید قاہرہ سے باہر واقع اپنی قیام گاہ پہنچے جہاں ان کے ڈاکٹروں کو فوری طور پر طلب کیا گیا ڈاکٹروں نے بتایا کہ صدر ناصر کو دل کا شدید دورہ پڑا ہے ڈاکٹروں نے صدر کے علاج کے لئے ہر قسم کا طریقہ آزمایا یہاں تک کہ ان دل کی دھڑکن میں اعتدال پیدا کرنے کی بھی کوشش کی گئی لیکن منشاء ایزدی غالب آیا اور وہ شام کے سوا چھ بجے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے خدا کی مرضی کے سامنے جان بچانے کی کوئی کوشش کامیاب نہ ہو سکی۔

صدر ناصر کے انتقال پر دنیا بھر میں اظہار رنج و غم

نیو یارک ۲۹ ستمبر اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر کے اچانک انتقال کی خبر شدید صدمے افسوس اور حیرت سے سُنی گئی پاکستان اور تین بڑی طاقتوں کے مندوبین نے ان کی موت پر اظہار تعزیت کیا اور مشرق وسطیٰ کے اس عظیم رہنما کو بے پناہ خراج عقیدت پیش کیا دریں اثنا عالمی ادارے کے ایوانوں میں سیاسی سرگرمیاں کل تیز تر ہو گئیں اور مشرق وسطیٰ کے مسائل پر صدر ناصر کی وفات کے متوقع اثرات کا جائزہ لینے کے لئے مختلف ملکوں کے مندوبین کے درمیان ملاقاتیں شروع ہو گئیں۔

خصوصی سیاسی کمیٹی کا اجلاس فرانس کے مندوب تراکس مورنرسے کی درخواست پر ملتوی کیا گیا انہوں نے اس موقع پر صدر ناصر کی موت پر اظہار تعزیت کیا اور انہیں دنیا کا ایک عظیم سیاسی راہنما قرار دیا روسی مندوب جیکب ملک نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہیں یہ اندوہناک خبر سن کر شدید صدمہ پہنچا مسٹر ملک نے کہا کہ صدر ناصر پوری دنیائے عرب کے ممتاز ترین لیڈر تھے اور انہوں نے روس کے ساتھ عربوں کے تعلقات بڑھانے میں اہم ترین کردار ادا کیا انہوں نے کہا کہ میں مرحوم سے ذاتی طور پر مل چکا ہوں اور ان کے سیاسی تدبر اور حقیقت پسندی سے بے حد متاثر ہوا۔ پاکستان کے مندوب آغا شاہی نے کہا کہ مجھے صدر ناصر کی وفات کی خبر سن کر اتنا صدمہ پہنچا ہے کہ اس اظہار کے لئے میرے پاس الفاظ موجود نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر ناصر اس دور کی عظیم الشان شخصیت تھے اور انہیں موجودہ صدی کے عظیم ترین مجاہدوں میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے عرب قوم کو اس کا کھویا ہوا وقار بحال کیا۔

شاہ حسین نے گذشتہ رات جمال عبدالناصر کی موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور مصر کے نائب صدر انور سادات کے نام اپنے پیغام تعزیت میں کہا کہ ان کے پاس صدر ناصر کی ناگہانی موت پر اپنے جذبات و احساسات کے اظہار کے لئے موزوں الفاظ نہیں ہیں شاہ حسین کل صبح قاہرہ سے اردن واپس پہنچے تھے۔ قاہرہ سے روانگی سے قبل انہوں نے اردن میں عرب چھاپہ ماروں کے ساتھ جنگ بند کرنے کا معاہدہ کیا تھا جس پر دوسرے عرب سربراہوں نے بھی دستخط کئے تھے عمان سے مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ صدر ناصر کی موت کی خبر ملتے ہی اردن کی حکومت نے تمام ملک میں قومی پرچم سرنگوں کرنے کا حکم دیا یہ پرچم ایک ہفتہ تک سرنگوں رہیں گے

امریکہ کے صدر نکسن نے صدر ناصر کی موت پر گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے صدر نکسن نے جو آج کل امریکہ کے چھٹے بحری بیڑے، طیارہ بردار جہاز ساراٹوگا پر مختصر تعطیل منا رہے ہیں کہا کہ دنیا ایک ایسے عظیم رہنما سے محروم ہو گئی جس نے اپنی زندگی اپنے ملک اور عرب دنیا کی خدمت کے لئے وقف کر رکھی تھی ایک اطلاع کے مطابق صدر نکسن نے امریکی چھٹے بحری بیڑے کی مشقیں احتراماً بند کر دی ہیں۔

برطانیہ کے وزیر اعظم ایڈورڈ ہیتھ نے مصر کے قائم مقام صدر انور سادات کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ انہیں صدر ناصر کی وفات کی خبر سن کر سخت صدمہ پہنچا ہے انہوں نے صدر ناصر کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ صدر ناصر نے اپنے تدبر اور حکمت عملی کے ساتھ نہ صرف متحدہ عرب جمہوریہ بلکہ تمام عرب دنیا کو متحد کر دیا تھا اس کے علاوہ برطانیہ کے سابق وزیر اعظم ہیرلڈ ولسن نے صدر ناصر کو دنیائے عرب اور متحدہ عرب جمہوریہ کا عظیم رہنما قرار دیا ہے۔

ماسکو ریڈیو کا تبصرہ

ماسکو ۲۹ ستمبر روسی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ صدر ناصر کے انتقال سے مصر کے بارے میں روس کی پالیسی اور طرز عمل میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی کل ماسکو ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر صدر ناصر کی موت کا اعلان کرتے ہوئے کہا گیا کہ وہ روس کے عظیم دوست تھے دونوں ملکوں کے دوستانہ رشتوں کو کمزور نہیں کیا جا سکتا ریڈیو اور ٹیلیویژن پر صدر ناصر کی موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

٥ ¼ فیصد
٥ ¾ فیصد

نئے قرضوں میں سرمایہ لگایئے

٥ ¼ فیصد
قرضہ ۱۹۷۷ء (دوبارہ اجراء)
صرف ۲ر اکتوبر ۱۹۷۰ء کو ایک دن کے لئے کھُلے گا۔
ہر ایک سو روپے کی اجرائی بحساب ایک سو روپیہ۔
ادائیگی ۲۰ر جولائی ۱۹۷۷ء سے پہلے اور ۲۰ر جولائی ۱۹۷۷ء کے بعد نہیں ہو گی۔

٥ ¾ فیصد
قرضہ ۱۹۹۰ء تا اطلاع ثانی کھُلا رہے گا۔
۲ر اکتوبر سے ۸ر اکتوبر ۱۹۷۰ء تک قیمت اجرائی (۱۰۰ روپیہ)
۹ر اکتوبر تا ۱۵ر اکتوبر ۱۹۷۰ء تک قیمت اجرائی (۱۰۰-۱۱ روپیہ)
اُس کے بعد ہر ہفتہ تا اطلاع ثانی قیمت اجرائی میں مزید گیارہ پیسوں کا اضافہ ہوتا رہیگا۔
ادائیگی ۲ر اکتوبر ۱۹۹۰ء کو ہو گی۔

قرضوں کی رقم نقد یا چیک کی صورت میں لی جائے گی۔ اس کے علاوہ ۱۹۷۰ء کے قرضے کے تین فیصد تمسکات اور/یا ۵ فیصد ڈیفنس بانڈ بھی نئے قرضوں میں درخواست پر تبدیل کئے جا سکتے ہیں۔
منافع ہر ششماہی پر ادا کیا جائے گا جس پر انکم ٹیکس بمطابق انکم ٹیکس ایکٹ ۱۹۲۲ء مع ترمیمات کے عائد ہو گا۔
۱۹۷۰ء کے ۵ فیصد ڈیفنس بانڈ کا منافع، نئے قرضوں میں تبدیلی کی صورت میں، باقی مدت کے لئے نئے قرضوں کی شرح کے مطابق دیا جائے گا۔

درخواستیں حسب ذیل مقامات پر وصول کی جائیں گی،
الف۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے دفاتر مقام کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ لائل پور۔ کوئٹہ۔ ڈھاکہ۔ چاٹگانگ۔ کھلنا اور بوگرہ۔
ب۔ نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخیں جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا کوئی دفتر نہ ہو۔
ج۔ سرکاری دفاتر خزانہ جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے دفاتر یا نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخیں موجود نہیں ہیں۔

جاری کردہ: وزارت مالیات۔ حکومت پاکستان

لقاء ایک مستقل روحانی مقام ہے جو اسلام پر چلنے والوں کو حاصل ہوتا ہے

یہ اسلام کی ایک ایسی فضیلت ہے جو اُس میں اور دوسرے مذاہب میں مابہ الامتیاز ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا الخ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اِن آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی کوئی امید نہیں رکھتے یا جن کے دلوں میں ہماری سزا اور عذاب کا کوئی خوف نہیں ان کی بھی عجیب حالت ہے کبھی تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اترتے اور کبھی یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ ہم کو خدا کیوں نظر نہیں آتا۔ یہ بے وقوف اپنے آپ کو دیکھتے نہیں کہ کیسے گندے اور ناپاک ہیں۔ آخر انہوں نے اپنے آپ کو کیا سمجھ رکھا ہے کہ ایسے مطالبات کرتے رہتے ہیں۔

رجاء کے معنے عام طور پر امید کے ہوتے ہیں مگر رجاء کے ایک معنے ڈر اور خوف کے بھی ہوتے ہیں (اقرب) اسی طرح لقاء کا لفظ جہاں ملاقات کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے وہاں اس کے ایک معنے جنگ کے بھی ہوتے ہیں۔ پس لا یرجون لقاءنا کے دونوں معنے ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی کہ وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور یہ بھی کہ جو لوگ ہماری سزا سے خوف نہیں کھاتے۔ چونکہ دنیا میں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو اگر کوئی امید دلائی جائے تو وہ بڑے شوق سے کام کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو سزا کا خوف دلایا جائے تب وہ کام کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں اس لئے لا یرجون لقاءنا فرما کر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں قسم کی طبائع کو ملحوظ رکھ لیا اور فرمایا کہ ان لوگوں نے ہمارے انعام اور برکات کے وعدوں سے کوئی فائدہ اٹھایا اور نہ عذاب کی خبروں سے اپنے اندر کوئی تبدیلی پیدا کی بلکہ برابر یہ لوگ اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ اگر یہ رسول سچا ہے تو ہم پر خدا تعالیٰ کے فرشتے کیوں نہیں اُترتے یا ہمیں خدا تعالیٰ کی رویت کیوں نصیب نہیں ہوتی۔

اس جگہ جو لقاء کا لفظ استعمال کیا گیا ہے مفسرین نے اس کے مختلف معنے کئے ہیں بعض نے تو یہ کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے عذاب کی پرواہ نہیں کرتے اور بعض نے اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی رویت کی امید نہیں رکھتے یا یہ کہ جزائے خیر کی امید نہیں رکھتے لیکن درحقیقت لقاء ایک روحانی مقام ہے جو اسلام پر چلنے والوں کو حاصل ہوتا ہے رویت کے معنے تو صرف اتنے ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا جلوہ دیکھ لیا جو ایک عارضی چیز ہے لیکن لقاء کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ خدا مل گیا اور ایک مستقل مقام کا نام ہے اس لئے صوفیاء کی اصطلاح کے مطابق رویت حال ہے اور لقاء ایک مستقل مقام ہے۔ اور یہی ایک چیز ہے جو اسلام اور دوسرے مذاہب میں مابہ الامتیاز ہے۔ دوسرے مذاہب اپنے پیروؤں سے اللہ تعالیٰ کے وصال کا صرف وعدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ وصال قیامت کے دن ہوگا مگر قرآن کریم اس نظریہ کو ردّ کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ لقاء الٰہی کا مرتبہ اِسی دنیا میں انسان کو حاصل ہو سکتا ہے بلکہ وہ اس پر اتنا زور دیتا ہے کہ فرماتا ہے مَن کان فی ھٰذہٖ اعمٰی فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی واضلّ سبیلًا (بنی اسرائیل ع) یعنی جو شخص اس دنیا میں خدا تعالیٰ کا عرفان نہیں رکھتا اور اس کو اپنے دل کی آنکھوں سے نہیں دیکھتا وہ آخرت میں بھی اسے نہیں دیکھ سکے گا اور سب سے بڑھ کر بھٹکا ہوا ہوگا۔ اسی طرح فرماتا ہے کلّا انّھم عن ربّھم یومئذٍ لمحجوبون (تطفیف ع) یعنی کفار قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے آنے سے روکے جائیں گے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رویت حاصل نہیں کر سکیں گے کیونکہ وہ دنیا میں اس سے محروم رہے تھے اس کے مقابلہ میں مومنوں کے متعلق فرماتا ہے کہ وجوہٌ یومئذٍ ناضرۃٌ اِلٰی ربّھا ناظرۃٌ (سورہ قیامۃ ع) اس دن خدا تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہونے والے مومن بندوں کے منہ بڑے ہشاش بشاش اور خوبصورت ہوں گے اس لئے کہ وہ اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۶۲-۶۳)

صدر ناصر کے سوگ میں آج پاکستان بھر میں تمام سرکاری دفاتر بند رہیں گے

جنازے میں شرکت کیلئے ڈاکٹر اے ایم مالک قاہرہ روانہ ہو گئے

ڈھاکہ یکم اکتوبر۔ صدرِ پاکستان جنرل اے ایم یحییٰ خاں نے حکم دیا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر کے سوگ میں آج ملک کے تمام سرکاری دفاتر بند رہیں گے۔ صدر ناصر کو آج سپردِ خاک کیا جائے گا۔ ان کے جنازے میں شرکت کے لئے پاکستان کے سب سے سینئر وزیر ڈاکٹر اے ایم مالک کل سہ پہر کراچی سے قاہرہ روانہ ہو گئے۔

صدر ناصر کے جنازے میں شرکت کرنے کے لئے جو عالمی رہنما قاہرہ پہنچ چکے ہیں ان میں روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیگن الجزائر کے صدر بومدین، سوڈان کے صدر جنرل نمیری، شام کے صدر نورالدین الاطاشی، فلسطینی فدائین کے رہنما مسٹر یاسر عرفات شامل ہیں۔ میت کی رسومات میں امریکہ کے صدر نکسن کی نمائندگی ان کے خاص ایلچی مسٹر رچرڈسن کریں گے۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو دلماس، برطانیہ کے وزیر خارجہ سر ایلک ڈگلس ہیوم، سیلون کی وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے اور چین کے رہنما مسٹر کو موجو بھی قاہرہ پہنچ چکے ہیں ایتھوپیا کے شہنشاہ ہیل سلاسی اور قبرص کے صدر میکاریوس، مراکش کے وزیر زراعت بھی قاہرہ آ رہے ہیں۔ صدر ناصر کی تدفین کا آنکھوں دیکھا حال امریکہ کے مصنوعی سیارے کے ذریعہ نشر کیا جائے گا۔

دریں اثنا صدر ناصر کی تدفین کے انتظامات تیزی سے مکمل کئے جا رہے ہیں انہیں قاہرہ نواح میں سنگ مرمر کی خوبصورت مسجد منشیۃ البکر میں سپردِ خاک کیا جائے گا اس مسجد کی تعمیر صدر ناصر کی ذاتی نگرانی میں ہوئی تھی۔ مرحوم صدر کی میت آج صبح قبہ محل سے ایک ہیلی کاپٹر میں دریائے نیل کے ساحل پر "جزیرہ پیلس" میں لائی جائے گی اور یہیں سے بعد میں جنازہ اٹھایا جائے گا۔ یہ محل مصر میں فوجی انقلاب کے بعد صدر ناصر اور ان کے رفقاء کے ہیڈ کوارٹر کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ مرحوم کی میت قومی پرچم میں لپٹی ہوگی اور جنازہ ایک توپ پر رکھی جائے گا جسے فوج کے مختلف شعبوں کے جوانوں پر مشتمل دستے اور ممتاز مصری رہنما کھینچ رہے ہوں گے۔

ضروری اعلان

مرزا محمد لطیف صاحب، مرزا محمد سلیم صاحب اختر۔ مرزا محمد شفیق صاحب انور پسران مرزا محمد حسین صاحب آف فتح پور گجرات اور سید داؤد احمد صاحب انور ولد پیر محمد یوسف صاحب مرحوم حال راولپنڈی سابق مربیان کے متعلق یہ ثابت ہونے پر کہ وہ سلسلہ کے ساتھ مخلصانہ تعلق نہیں رکھتے انہیں ملازمت سے فارغ کر دیا گیا تھا نیز اب ان کا جماعت سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ احباب مطلع رہیں۔

ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴